## ۱۵ فروری ۱۹۰۴ء

### بوقت شب بمقام گورداسپور

کوئی ۸ بجے رات کا وقت تھا کہ بمقام گورداسپور حضرۃ اقدس کے کمرہ میں چند احباب بیٹھے ہوئے تھے حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روئے سخن جناب ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب احمدی انچارج پلیگ ڈیوٹی گورداسپور کی طرف تھا کہ تقویٰ کے مضمون پر حضرۃ اقدس نے ایک تقریر فرمائی وہ تقریر اس وقت لکھی تو نہیں گئی مگر جو کچھ نوٹ اور یادداشت زبانی یاد رہ سکا ان کو عملدرآمد کے لئے درج اخبار کیا جاتا ہے۔

**تدبیر اور توکل** | انسان کو چاہیے کہ تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دیوے اور خدا پر بھروسہ رکھے تو پھر اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہو سکتی خدا پر بھروسہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنے ہیں کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا پر چھوڑے اس کا نام توکل ہے اگر وہ تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکل کرتا ہے تو اس کا توکل پھوکا (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگا۔ اور اگر نری تدبیر کر کے اوس پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا پر توکل نہیں ہے تو وہ تدبیر بھی پھوکی (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگی ایک شخص اونٹ پر سوار تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس نے دیکھا تعظیم کے لئے نیچے اترا اور ارادہ کیا کہ توکل کرے اور تدبیر نہ کرے چنانچہ اس نے اپنے اونٹ کا گھٹنا نہ باندھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملکر آیا تو دیکھا کہ اونٹ نہیں ہے واپس آکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں نے تو توکل کیا تھا لیکن میرا اونٹ جاتا رہا آپ نے فرمایا کہ تو نے غلطی کی پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھتا اور پھر توکل کرتا تو ٹھیک ہوتا۔

تدبیر سے مراد وہ ناجائز وسائل نہیں ہیں جو کہ آجکل لوگ استعمال کرتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے احکام کے موافق ہر ایک سبب اور ذریعہ کی تلاش کا نام تدبیر ہے ایسے ہی انسان کو اپنے نفس کے تزکیہ کے لئے تدبیر سے کام لینا چاہیے اور شیطان جو اس کے پیچھے ہلاک کرنے کو لگا ہے اس کو دور کرنے کے واسطے تدابیر بھی سوچنی چاہئیے بلکہ صوفیا نے لکھا ہے کہ کسی سے فریب کرنا اگرچہ ناجائز ہے لیکن شیطان کے ساتھ یہ جائز ہے۔ غرضیکہ متقی بننے کے لئے دعا بھی کرو۔ اور تدابیر بھی کرو۔ دعا سے خدا کا فضل ہوتا ہے لیکن اگر انسان نے تدابیر سے کچھ طیاری نہ کی ہوئی ہو تو وہ فضل کس کام آویگا۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک کسان اپنی زمین کی کلبہ رانی تو نکرے۔ نہ اسے صاف کرے نہ سہاگہ وغیرہ پھیرے۔ صرف دعا کرتا رہے کہ بارش ہوجاوے اور اناج طیار ملے تو اس کی دعا کس کام آوے گی دعا اسی وقت فائدہ دیگی جب وہ اول کلبہ رانی کر کے زمین کو طیار رکھے گا۔

عجب اور ریا بہت مہلک چیزیں ہیں ان سے انسان کو بچنا چاہیے انسان ایک عمل کر کے لوگوں کی مدح کا خواہاں ہوتا ہے بظاہر وہ عمل عبادۃ وغیرہ کی صورت میں ہوتا ہے جس سے خدا راضی ہو مگر نفس کے اندر ایک خواہش پنہاں ہوتی ہے کہ فلاں فلاں لوگ مجھے اچھا کہیں اس کا نام ریا ہے اور عجب یہ کہ انسان اپنے عمل سے اپنے آپ کو اچھا جانے کہ نفس خوش ہو۔ ان سے بچنے کی تدابیر کرنی چاہئیں کہ اعمال کا اجر ان سے باطل ہو جاتا ہے۔

اس مقام پر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب نے عرض کی کہ حضور شیطان سے فریب کی کوئی مثال بیان فرمائی جاوے چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی ذکر میں مثال یوں بیان فرمائی کہ یک مولوی ایک جگہ وعظ کر رہے تھے انھوں نے ایک دینی خدمت کے واسطے کئی ہزار روپیہ چندہ جمع کرنا تھا اون کی وعظ اور ضرورت دینی کو دیکھکر ایک شخص اٹھا اور دو ہزار روپیہ کی ایک تھیلی لاکر مولوی صاحب کے سامنے رکھدی مولوی صاحب نے اسی وقت مجلس میں اس کے سامنے اس کی تعریف کی کہ دیکھو یہ بڑا نیک بخت انسان ہے اس نے ابھی اپنا گھر جنت میں بنالیا اور یہ ایسا ہے ویسا ہے جب اس نے اپنی تعریف سنی تو اسی وقت گھر گیا اور جھٹ واپس آکر بآواز بلند اس نے کہا کہ مولوی صاحب اس روپے کے دینے میں مجھ سے غلطی ہوگئی ہے اصل میں یہ مال میری والدہ کا ہے اور میں اس کی بے اجازت لے آیا تھا لیکن اب وہ مطالبہ کرتی ہے مولوی صاحب نے کہا اچھا لے جاؤ چنانچہ وہ شخص اسی وقت روپیہ اٹھاکر لیگیا پہلے تو لوگ اس کی تعریف کرتے تھے اور یا اسی وقت اس کی مذمت شروع کردی کہ بڑا بیوقوف ہے روپیہ لانے سے اول کیوں نہ ماں سے دریافت کیا۔ کسی نے کہا جھوٹا ہے روپیہ دیکر افسوس ہوا تو اب یہ بہانہ بنالیا وغیرہ وغیرہ جب مولوی صاحب وعظ کر کے چلے گئے تو رات کو ۲ بجے وہ شخص وہ روپیہ لیکر ان مولوی صاحب کے گھر گیا اور جگاکر ان کو کہا کہ اس وقت تم نے میری تعریف کر کے سارا اجر میرا باطل کرنا چاہا اس لئے میں نے شیطان کے وسوسوں سے بچنے کی یہ تدبیر کی تھی اب یہ روپیہ تم لو مگر تم سے قسمیہ عہد لینا ہوں کہ عمر بھر میرا نام کسی کے آگے نہ لینا کہ فلاں نے یہ روپیہ دیا۔ اب وہ مولوی حیران ہوا اور کہا کہ لوگ تو ہمیشہ لعنت کرتے رہیں گے اور تم کہتے ہو کہ میرا نام نہ لینا اس نے کہا مجھے یہ لعنتیں منظور ہیں مگر ریا سے بچنا چاہتا ہوں تو یہ ریا اور عجب بڑی بیماریاں ہیں ان سے بچنا چاہیئے اور بچنے کے لئے تدابیر بھی کرنی چاہئیں اور دعا بھی کرنی چاہیئے۔

شیطان سے فریب کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے گھر کو آگ لگے تو وہ اپنے دوسرے حصے مکانات کے بچانے کے لئے ایک مکان کو خود بخود گراتا ہے۔

تدابیر انسان کو ظاہری گناہ سے بچاتی ہیں لیکن ایک کشمکش اندر قلب میں باقی رہ جاتی ہے اور دل ان مکروہات کی طرف ڈانواں ڈول ہوتا رہتا ہے ان سے نجات پانے کے لئے دعا کام آتی ہے کہ خدا تعالےٰ قلب پر ایک سکینت نازل فرماتا ہے۔

ہر ایک کامیابی کی جڑ تقوےٰ اور سچا ایمان ہے اسی کے نہ ہونے سے گناہ صادر ہوتے ہیں مقدر جو انسان کا ہے وہ اسے ملکر رہتا ہے پھر نہیں معلوم کہ خلاف تقوےٰ امور کی ضرورت کیوں در پیش آتی ہے ایک چور چوری کر کے اپنا مقدر حاصل کرنا چاہتا ہے اگر وہ چوری نکرتا تو بھی حلال ذریعہ سے وہ اسے ملکر رہتا اسیطرح ایک زانی زنا کر کے عورتوں کی لذات حاصل کرتا ہے اگر وہ زنا نہ کرے تو جس قدر عورتوں کی لذات اس کے لئے مقدر ہیں وہ کسی نہ کسی طرح حلال ذرائع سے اسے ملکر رہتیں۔ لیکن سارا فساد ایمان کا نہ ہونا ہے اگر تقوے پر قدم ماریں اور ایمان پر قائم رہیں کبھی کسیکو تکلیف نہ ہو اور خدا تعالےٰ سبب حاجت روا... کرتا ہے ✦

---

**اطلاع** - رحمت علے صاحب مرحوم کے متعلقین دین کا فیصلہ اور انکی تذکرہ کے متعلق جو کچھ خط و کتابت یا یادداشت ارسال کرنی ہو وہ تمام ان کے بھائی پیر برکت علی صاحب احمدی موضع ڈنگل ڈاکخانہ پاہڑ بالنوالی کے نام ہونی چاہیے

منیجر

## جلد باز دشمن کی جھوٹی خوشی اور مقدمات

احمدی سلسلہ کے مقدمات نے پبلک کی توجہ کو اپنی طرف بڑی دلچسپی سے کھینچا ہوا ہے - اور ہر ایک شخص جو ان مقدمات یا اُنکے حالات سے ایک وافر حصّہ لے رہا ہے وہ یا تو ایک بڑی سعادت اور یا بڑی شقاوت سے حصہ اپنی کیلئے طیار ہو رہا ہے ... اس وقت عام طور پر پبلک میں دو فریق ہو گئے ہیں - ایک تو وہ جس نے خدا تعالےٰ کی قدرتوں کو ایک بہت ہی تنگ اور محدود دائرے میں محیط شدہ سمجھ رکھا ہے - اور سنن الٰہی سے ناواقف اور ایک عارضی اور جھوٹی خوشی کا دلدادہ ... کی باریک در باریک مصالحہ اور حکمتوں سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے جلد تر بدبختی کا نشانہ ہونے والا ہے - اور جس فریق کے زیر نظر منہاج نبوۃ اور خدا تعالیٰ کے وہ سنن اور قوانین ہیں - جو کہ وہ ماموروں اور برگزیدوں سے برتتا رہا ہے - جانتا ہے کس کس طرح کے انعامات اور تنبیہوں سے وہ اپنی مقدس جماعت کی تربیت کرتا رہا ہے - وہ فریق عنقریب سعادت سے بہرہ مند ہونیوالا ہے

اس وقت یہ مقدمات جو کہ عدالتوں میں ہو رہے ہیں - دراصل اُن تمام جنگوں کی مثال ہیں - جو کہ زمانہ نبوی میں ہوئے - فرق صرف اتنا ہی ہے - کہ وہاں مقابلہ تلوار سے ہوتا تھا - اس لیئے کہ دشمن بھی تلوار سے خدا تعالیٰ کے سلسلہ کو مسمار کرنیکے درپے تھا - اور اب اس وقت تلوار کی بجائے قلم کام کر رہا ہے - اور اسلام پر پہلا حملہ دشمن نے قلم ہی کے ذریعہ سے کیا ہے اور اس کا جواب قلم ہی سے دیا جا رہا ہے پس ایسی صورۃ میں جبکہ خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے - کہ اس ثانی رنگ میں اپنی جماعت کو وہی تمام نقشہ زمانہ نبوی کا قائم کر کے دکھا دیوے - اور جیسے جیسے نصرتیں اور تائیدیں اُس نے اپنی پاک جماعت کی اُس وقت کی تھیں - اور بعض اوقات محض جماعت کی ..........

.......... - تربیت - ترقی مدارج اور اپنی قدرت نمائی کی اعلیٰ شان کے اظہار کیلئے مصلحتاً اُس امر کو جائز رکھا تھا - کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ جو جماعت مُتعلق تھی - وہ باوجود کامیابی اور دشمن پر غلبہ پانیکے دوران مقدمہ میں کچھ صدمات ناکامیابیوں کے بھی دیکھکر صبر اور استقلال کے امتحان ........

میں پاس ہو - ویسی ہی وہ مولا کریم اب بھی چاہتا ہے - کہ وہی مواقعہ ہماری اخلاقی تبدیلیوں تضرع ابتہال سے خدا کی نصرۃ اور تائید کو خصوصیت سے آسمان سے کھینچ کر زمین پر لانے کا ہمیں دیدے - یہ خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے - کہ جب چند ایک کامیابیوں کے بعد کچھ باریک تغیر کسی جماعت کی اخلاقی حالت میں پیدا ہو کر اسکے ایک کثیر حصّہ اعمال صالحہ کو حبط کرنیکا باعث ہو - تو معاً انسانی تدابیر میں ایک ناکامی کے مہیب اور خطرناک صورت پیدا کر کے خدا تعالےٰ اپنے بندوں پر اُن کا عجز ظاہر کر دیتا ہے - اور بجائے اس کے کہ وہ خفیف ... مہلک زہر خون میں سرایت کر کے جان کو تباہ کرنے والی ہو ناکامی کی آگ میں کشتہ اور اکسیر ہو کر تریاقی اثر اپنے اندر پیدا کرتی ہے - اور ایک نئی قوت اور طاقت سے اوس جماعت کو قرب الٰہی کی مدارج میں ترقی کرنیکا موقعہ دیتی ہے - غرضیکہ مومنوں کو جو صورتیں ناکامی اور نامرادی کی بظاہر پیش آتی ہیں - وہ بھی ایک رنگ میں خدا کا فضل و کرم ہوتا ہے - سعید وہ انسان ہے - جسے یہ سمجھ دیجاوے - کیونکہ یہی ناکامیاں جہاں ایک مومن کی ترتیب کا باعث ہوتی ہیں - وہاں اسباب اور مادی پرست فریق اس سے ٹھوکر کھا کر کفران نعمت میں ترقی کرتا ہے اور آہستہ آہستہ رو بدنیا ہو کر خسر الدنیا والاٰخرۃ کا مصداق ہوتا ہے

---

۱۳ جنوری ۱۹۰۴ء سے مقدمات نے ایک خاص صورت بدلی ہے - اور مصالحہ ایزدی نے چاہا کہ متواتر پے درپے جماعت احمدیہ کو کامیابی کی جو خوشی ہوتی ہے - وہاں تھوڑا سا اُن کو غم بھی پہنچایا جاوے - تاکہ یہ جماعت آخرین منہم لما یلحقوا بہم تعلق پوری مصداق ہو جاوے - اور جیسے صحابہ کرام رضی اللہ کو اُس نے اپنے صفات کا علم عملی طور پر دیا تھا - اب بھی اس جماعت کو عملی طور پر اُن علوم سے بہرہ ور کرے - متواتر ناکامی کی صورتیں جو کہ ہماری طرف منسوب کیجاتی ہیں - وہ یہ ہیں

ا - مولوی کرم الدین کا بری ہونا - لیکن جیسے کہ ہم اس سے پہلے ایک نمبر میں ثابت کر چکے ہیں جس طریق سے یہ بریت ہوئی ہے - وہ ہمارے لیئے ایک بڑی بھاری کامیابی کی تخم ریزی ہے اس لیئے ہمارے نزدیک یہ کوئی صورت ناکامی کی نہیں ہے

۲ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع گورداسپور کا انتقال کی درخواست کو نامنظور کرنا

۳ چیف کورٹ میں بھی انتقال کی درخواست کا قبول نہ کیا جانا موخر الذکر ہر دو صورتیں اگرچہ ہمارے رو برو کے خلاف ہیں - لیکن خدا تعالیٰ کے ان میں کیا باریک مصالح ہیں - جو کہ انجام کار ظاہر ہو نگے - اُن کو ہم اس وقت بیان نہیں کر سکتے - بلکہ عسےٰ ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم اور عسیٰ ان تحبوا شیئا وھو شر لکم کے مصداق اُن کو بھی فضل الٰہی جانکر اپنے مولیٰ کی رضا پر رضامندی کا اظہار کرتے ہیں لیکن مذکورہ بالا صورتیں مقدمات کی ہیں - جن کو ہماری ناکامی پر حمل کیا جاتا ہے - اور بیان کیا جاتا ہے - کہ پیشگوئیاں متعلقہ مقدمات غلط نکلیں - پیشتر اس کے کہ ہم پیشگوئیوں کے غلط یا صحیح ہونے پر بحث کریں - ضرور ہے کہ اول اُن الفاظ پیشگوئی کو تو اچھی طرح دیکھ لیں - کہ وہ پیشگوئی کیا ہے - کس امر کے متعلق تھی اور جس نے پیشگوئی کی ہے - اُس نے کن الفاظ میں کی ہے - الفاظ پیشگوئی کے یہ ہیں

## انجام مقدمات کی نسبت پیشگوئی

رات کیوقت جو ۲۸ جون ۱۹۰۳ء کی تھی یعنی بعد رات ... یعنی وہ رات جس کے بعد پیر کا دن تھا - اور ۲۹ جون ۱۹۰۳ء میرے خیال پر یہ کشش غالب تھی - کہ یہ مقدمات جو کرم الدین کی طرف سے میرے پر ہیں - ان کا انجام کیا ہوگا سو اس غلبہ کشش کیوقت میری حالت وحی الٰہی کی طرف منتقل کی گئی اور خدا کا یہ کلام میرے پر نازل ہوا

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون - فیہ آیات للسائلین - اسکے معنے یہ مجھے سمجھائے گئے - کہ ان دونوں فریقوں میں سے خدا اس کے ساتھ ہوگا اور اس کو فتح اور نصرۃ نصیب کریگا - کہ جو پرہیزگار ہیں یعنی جھوٹ نہیں بولتے ظلم نہیں کرتے تہمت نہیں لگاتے - اور دغا اور فریب اور خیانت ناحق خدا کے بندوں کو نہیں ستاتے - اور ہر ایک بدی سے بچتے - اور راستبازی اور انصاف کو اختیار کرتے ہیں - اور خدا سے ڈر کر اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی و خیر خواہی اور نیکی کیساتھ پیش آتے - اور بنی نوع کے سچے خیر خواہ ہیں - انہیں درندگی اور ظلم اور بدی کا جوش نہیں بلکہ عام طور پر ہر ایک کے ساتھ وہ نیکی کرنے کے لیئے تیار ہیں - سو انجام یہ ہے - کہ اُن کے حق میں فیصلہ ہوگا تب وہ لوگ جو پوچھا کرتے ہیں - جو ان دونوں گروہوں میں سے حق پر کون ہے - ان کے لیئے نشان ...

بلکہ کئی نشان ظاہر ہونگے۔ والسلام علی من تبع الہدیٰ
۲۹ جون ۱۹۰۳ء

پیشگوئی کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ یہ صرف انجام مقدماۃ کی نسبت ہے۔ اور ہر ایک مقام اور ہر ایک قدم پر کامیابی کے لئے کوئی پیشگوئی حضرۃ امام الزمان ع کی قلم اور زبان سے اشاعت میں نہیں آئی۔ اور جس قدر الہاماۃ کہ آج تک اس پیشگوئی کے بعد شایع ہوتی رہی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کی نسبت بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ...... یہ امر اشاعت میں نہیں آیا۔ کہ فلان تاریخ یا فلان پیشی یا عدالت کی فلان کارروائی کے متعلق یہ امر اس طرح سے ہو گا...... جس کو ہمارے منکرین ہمارے آگے پیش کر سکیں۔ اگرچہ ہم خود دیکھتے رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایمانون کی جلا اور زینت کے لئے بہت سے خوارق عادات ہوا اور اپنے مقتدرانہ تصرفات کے نمونہ دوران مقدمہ میں ظاہر کئے۔ مگر قدیم سنت اللہ کے موافق اگر ان سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ تو صرف مومنین ہی ہو سکتے ہیں۔ نہ کہ منکرین۔ منکرین سے بحث کرنے اور ان کو نیچا دکھانے کے لئے اس وقت تک صرف وہی پیشگوئی ہے۔ جسے خدا کے مامور اور مرسل نے قبل از وقت خدا سے خبر پاکر شائع کر دیا۔

اگر ان بدنام کنندہ نکو نامی چند مسلمان ایڈیٹرون اور رسالہ بازون کو کچھ غیرۃ ہوتی۔ اور جس طرح سے بیحیا اور بے شرم ہو کر وہ آج دروغگو اور کذاب مولویون کو اسلام کے ننگ و ناموس کا برقرار رکھنے والا قرار دے رہے ہیں۔ تو ان کو لازم تھا۔ کہ جس طرح سے حضور امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انجام مقدماۃ کی نسبت پیشگوئی کی ہے۔ ویسی ہی کم از کم ان درمیانی کشمکشون اور ہماری خواہشون کے برخلاف پیش آنیوالی بعض امور کی نسبت ایک پیشگوئی کر دکھاتے۔ اور دیکھتے کہ انجام کیا ہوتا ہے۔ ان کم بختون کی عقل ماری گئی۔ کہ ہماری طرف سے جن امور کی نسبت کوئی پیشگوئی نہیں ان کے وقوع پر تعلیس بجاتی ہیں۔ اور جن امور کی نسبت پیشگوئی ہو۔ اور وہ پوری ہوجائے۔ تو اسے اسباب پر حمل کر کے خدا کے نشان کی بیقدری کرتے اور خسر الدنیا والآخرۃ ہوتے ہیں بیشتر اس کے کہ ان لوگون سے اس امر کی نسبت کوئی گفتگو یا بحث کیجاوے یہ سوال ہونا ضروری ہے۔ کہ انجام مقدمات کی نسبت جو پیشگوئی ہے۔ اس کا وقوع تمہارے نزدیک ہماری سلسلہ کی صداقت کا معیار ہے۔ کہ نہیں اگر اسے وہ صداقت کا معیار قرار دیوین اور پھر خلاف واقعہ امور اگر نعوذ باللہ پیش آ دین۔ تو اس صورۃ مین ان کو سنن الٰہی اور منہاج نبوۃ کو مدنظر رکھکر کوئی موقعہ زبان کشائی کا مل سکتا ہے۔ لیکن جس حالت مین کہ مقدمات کے انجام پر کامیابی ان کے نزدیک ہماری سلسلہ کی صدق کی دلیل نہیں ہے۔ تو ان کو اس امر کا کیا حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ ناکامی کو کذب کا معیار قرار دیوین اور پھر اوس صورت مین کہ ان درمیانی واقعات مقدمات کی نسبت کامیابی کی کوئی پیشگوئی بھی نہیں ہے۔ پس ہمارے احباب اور انصاف پسند۔ صاحب بصیرت ناظرین ان مذکورۂ بالا وجوہات پر غور کر کے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ معاندین اور منکرین سلسلہ عالیہ کی خوشیان اور غل غپاڑا کہان تک قابل وقعت اور قابل توجہ ہے ہان یہ امر ضروری ہے۔ کہ ان غل غپاڑا کرنیوالون کا وجود بھی ضروری موجود ہو۔ کیونکہ اس سے الٰہی سلسلون کی ہمیشہ تائید ہوتی رہتی ہے۔ اور ایک فعل الٰہی جو کہ ابتدا میں مخلوق کی نظرون مین مستور ہوتا ہے۔ انکی وجہ سے دن بدن علی الاعلان ہو کر لوگون پر اتمام حجت اور تبلیغ کرتا رہتا ہے۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ان مقدماۃ کی ابتدا مین جسقدر توجہ عوام الناس کی ہماری سلسلہ کیطرف لگی تھی۔ اب اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر لگی ہوئی ہے۔ اگر اس سے پیشتر صرف بڑی بڑی امصار اور بلاد کے سخت مذہبی مذاق کے لوگ ان مقدمات سے دلچسپی رکھتے تھے۔ تو اب کوئی محلہ یا بازار اور گاؤن یا دیہات...... شاذ و نادر ہی ایسے ہونگے۔ جنکی نظر...... انجام پر نہ ہو۔ کیونکہ اس امر مین اخبارون کے ذریعہ سے کثرۃ اور تواتر سے ان پر لے دی ہوری ہے اور یہ درمیانی بظاہر ناکامی کی صورتین جو پیش آئی ہیں۔ وہ خصوصیت سے لوگون کو ہماری طرف توجہ دلا رہی ہیں معاند ایڈیٹرون اور رسالہ بازون کی پنہانی بغض و عناد کا ثبوت پبلک کو دے رہی ہیں کیونکہ جن امور مین ہمین کامیابی اور صریح کامیابی ہوتی ہے...... انپر یہ لوگ اس دہڑلے سے نہیں لکھتے اور پبلک کو آگاہ کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کا فریق فلان فلان منزل مقدمہ مین کامیاب ہو گیا ہے اور ان کی فلان فلان...... پیشگوئی پوری ہو کر انکی صداقت پر مہر لگا دی ہے لیکن جب کوئی ناکامی کی صورۃ پیش آوے تو یہ اس پر نامہ نگاری کے لئے ایسے گرتے ہیں جیسے ایک کتا اور گدھ مردار پر گرتا ہے ان کی ان حرکاۃ سے اہل بصیرۃ ان کی اندرونی خباثت یعنی بغض اور عناد کھل جاتا ہے اور انہی وجوہات سے ہم ان کے وجود کو ایک حد تک اپنے لئے مفید بھی خیال کرتے ہیں لیکن کیا اچھا ہو کہ یہ لوگ انصاف اور حق پسندی سے اپنی قومی اور ملکی خدمات کو بجا لاوین۔

خوب سوچو اور غور کرو کہ ابتدا ہی مقدمہ مین خدا تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ہمین بتلایا کہ ہم انجام پر کامیاب ہونگے اور اس ذریعہ سے خواہ کیسی ہی مشکل ہمین دوران مقدمہ مین پیش آجاوے اور ہم بظاہر ناکامی کے انتہائی نکتہ تک کیون نہ پہنچ جاوین لیکن خدا تعالیٰ کا کلام ہمارا پشت پناہ ہے اور ہر ایک تنگ وقت پر وہ الفاظ پیشگوئی کے ہماری نظرون کے سامنے آکر ہمین مشکلاۃ سے مقابلہ کے لئے ایک نئی قوۃ اور طاقت عطا کرتے ہیں اور قدم آگے بڑھانے کے لئے جرأت دلاتے ہیں لیکن سوال تو یہ ہے کہ کیا ہمارے مقابل پر کسی کے ہاتھ مین یہ تسلی دینے والا کلام ہے جو ہر ایک ناکامی مین اس کے ٹوٹے ہوئے دل کو برقرار رکھے اور وہ اپنے ہوا خواہون کو کامل یقین اور وثوق سے یہ امید دلاوے کہ مین ضرور کامیاب ہون گا اور خدا کی نصرۃ اور تائید میرے ساتھ ہے کیا اس نے کوئی ایسی پیشگوئی کی ہے کہ انجام مین میری فتح ہے ...... انجام کو جانے دو کم از کم وہ اپنے دغا والے مقدمہ مین اپنی بریت کی پیشگوئی ہی قبل از وقت شائع کر دیتا اگر اس وقت نہ کر سکا تو ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور نے جب انتقال مقدمہ کی درخواست منظور نہ کی اس کی نسبت ہی پیشگوئی کر دیتا کہ نامنظور ہوگی اگر وہ موقعہ ہاتھ سے گیا تھا تو چیف کورٹ میں اس درخواست کے انجام ہی کی نسبت پیشگوئی کر دیتا کہ یہ ہوگا غرضیکہ اس کی سکوت اور اضطراب نے خود اس امر پر مہر لگا دی ہے کہ وہ تائیدات سماوی سے بے نصیب ہے جو خدا نے ہمین بہ طفیل ہمارے امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عطا کی ہیں اور انجام مقدمات کی نسبت خدا تعالیٰ کا وعدہ جو اس نے اپنی وحی سے ہمین دیا ہے وہ ایک ایسا کاری حربہ ہے کہ جسے ہم ہر میدان مین لیکر نکل سکتے ہیں اور ہمارا مدمقابل فریق اس سے بے نصیب اور محروم ہے آپ سوچکر دیکھلو کہ یہ نمونہ مذکورہ صورتین مقدمات کی جو پیش آئیں وہ کہان تک ہمین ملول کر سکتی ہیں اور کون سے ایسے وجوہات فریق مقابل کے پاس ہیں جس سے وہ حقیقی خوشی منا اور اپنے آپکو کامیاب کہہ سکتا ہے۔

## نور الدین

بجواب ترک اسلام شائع ہو گیا ہے ضخامت ۳۰۰ صفحہ کی ہے قیمت صرف ۸/ ہے۔ حکیم فضل دین و مفتی فضل الرحمن صاحبان سے دستیاب ہون گی۔

## ۲۰ فروری ۱۹۰۴ء بوقت شب

ان دنوں حضرت اقدس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی توجہ عالیہ تدابیر اور توکل کے مضامین کی طرف خصوصیت سے مائل ہے اور جو تقریر ہوتی ہے اس میں آپ اس پر بھی ضرور کچھ نہ کچھ فرماتے ہیں اس لئے ہمارے احباب بھی ان مضامین کو بڑی توجہ سے پڑھیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصل مفہوم کو سمجھکر تدابیر اور توکل کے وسیع میدان میں قدم ماریں اور خدا تعالےٰ سے **صراط مستقیم** طلب کریں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بڑا منشاء ان تقریروں سے میرے نزدیک یہ ہے کہ حصول تقوےٰ کے لئے تدابیر کو بھی عمل میں لایا جاوے اور دعا بھی کیجاوے اور تدابیر میں افراط اور تفریط سے کنارہ کش ہو کر صراط مستقیم اختیار کیجاوے سو ہمارے احباب بہ توفیق الٰہی اس پر عملدرآمد کے لئے جہاں اپنے لئے دعا کریں وہاں ہمارے لئے بھی کریں۔

## تقویٰ۔ تدبیر۔ اور توکل

بڑا ضروری امر یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو ہر ایک قسم کی پلیدی سے پاک کرکے اُسے پاکیزہ اور مطہر کرے اگر اس کا نفس پاکیزہ ہوگا تو خدا تعالےٰ ظاہری پلیدی سے بھی نجات دیگا۔ اس لئے اندرونی پلیدی کا خیال رکھو کہ وہ تمہارے سارے قلب کو پلید نہ کردیوے۔ **ریا۔ عجب۔ بیباک** ہو کر خدا کے احکام کو توڑنا۔ اور **شوخی اور شرارت** سے اوامر کا انکار کرنا بڑی خباثتیں ہیں جن سے بچنا نہایت ضروری ہے کئی بار کہا گیا ہے کہ تقویٰ کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ تقویٰ اصل میں یہ ہے کہ باریک سے باریک آلودگی سے اپنے آپ کو بچایا جاوے اور یہ اس وقت حاصل ہوتی ہے جبکہ اس کے حصول کے لئے تدبیر کو بھی حد تک کام میں لایا جاوے یعنی جہاں تک انسانی تدبیر کی پیش رفت ہو سکتی ہے وہاں تک اس سے کام لیوے اور پھر نری تدبیر پر ہی بھروسہ نہ کرے جب تک کہ دعا کو بھی اُس کی آخری حد تک نہ پہونچاوے۔

اس سے بڑھکر کوئی نعمت انسان کے لئے نہیں ہے کہ اُسے گناہ سے نفرت ہو اور خدا تعالےٰ خود اُسے معاصی سے بچا لیوے مگر یہ بات نری تدبیر یا نری دعا سے حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ دونوں سے ملکر حاصل ہوگی جیسے کہ خدا تعالےٰ نے تعلیم دی ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین جس کے یہ معنے ہیں کہ جو کچھ قوائے خدا تعالےٰ نے انسان کو عطا کئے ہیں اُن سے پورا کام لیکر پھر وہ انجام کو خدا کے سپرد کرتا ہے اور خدا تعالےٰ سے عرض کرتا ہے کہ جہاں تک تو نے مجھے توفیق عطا کی تھی اُس حد تک تو میں نے اس سے کام لیلیا یہ ایاک نعبد کے معنے ہیں اور پھر ایاک نستعین کہکر خدا سے امداد چاہتا ہے کہ باقی مرحلوں کے لئے میں تجھ سے استمداد طلب کرتا ہوں۔ وہ بہت نادان ہے جو کہ خدا کے عطا کئے ہوئے قوائے سے تو کام نہیں لیتا اور صرف دعا سے مدد چاہتا ہے ایسا شخص کامیابی کا منہ کس طرح سے دیکھیگا اسیطرح یاد رکھو کہ گناہ اور بدی سے بچنے کے لئے یہ تدبیر بھی ضروری ہے کہ انسان بری صحبت کو ترک کر دے ورنہ اگر وہ صرف دعا کرتا ہے اور بری صحبت کو ترک نہیں کرتا تو اُسے کوئی فائدہ نہ ہوگا اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک کھڑکی کھلی ہے جس سے بد بو آرہی ہے پس اگر وہ بدبو سے بچنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کھڑکی کو بند کر دیوے اسیطرح سے جو ذریعہ معصیت کے ہیں ان کو ترک کرنا لازمی ہے ان ذرائع سے علیحدہ ہونے کے بعد ایک کشاکش نفس میں رہتی ہے کہ اُسے بار بار خیال اُس بدی کے ارتکاب کا آتا ہے یہ اس لئے ہوتا ہے کہ وہ ایک عرصہ اس میں گذار چکا ہے اس سے نجات پانے کا...... ذریعہ دعا ہے۔

والذین جاہدوا فینا لنھدینھم سبلنا میں جاہدوا فینا کے یہی معنے ہیں کہ حصول تقوےٰ کے لئے حتی الوسع تدابیر کو کام میں لاوے اور پھر دوسری جگہ ادعونی استجب لکم کہکر بتلا دیا کہ جب تدابیر کر چکو تو پھر خدا سے دعا مانگو وہ قبول ہوگی۔ پس اگر...... تم تقوےٰ کے طالب ہو تو تم کو چاہئے کہ تدبیر بھی کرو۔ اور دعا بھی کرو۔ اور ان دونوں کو جب کما حقہٗ بجا لاؤگے تو اس وقت کامیاب ہو جاؤگے۔

تقویٰ ہر ایک عمل کی جڑ ہے جو تقوےٰ سے خالی ہے وہ کچھ بھی نہیں۔ تقوےٰ جب آتی ہے تو اعمال کی زینت ہوتی ہے اسی سے انسان ولی بنتا ہے جیسے خدا تعالےٰ فرماتا ہے ان اولیاؤہ الا المتقون ولایت کا حصہ تقویٰ ہی پر ہے خدا تعالےٰ سے ترساں اور لرزاں ہو کر اگر اُسے حاصل کروگے تو کمال تک پہنچ جاؤگے۔

**موت نفس**

بڑا کام نفس کا مارنا ہے اور وہ اس طرح سے مرے گا کہ ہر ایک پہلے سے اس کی مخالفت کیجاوے موتوا قبل ان تموتوا کے یہی معنے ہیں نفس ظاہری لذات کا دلدادہ ہوتا ہے۔ نہانی لذات سے یہ بالکل بے خبر ہے اسے خبردار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اول ظاہری لذات پر ایک موت وارد ہو اور پھر نفس کو نہانی لذات کا علم ہو اس وقت الٰہی لذت جو کہ جنتی زندگی کا نمونہ ہے شروع ہوگی

**نفس پر موت وارد کرنیکی تدبیر**

ہماری جماعت کو چاہئے کہ نفس پر موت وارد کرلے اور حصول تقوےٰ کے لئے وہ اول مشق کریں جیسے بچے خوشخطی سیکھتے ہیں تو اول اول ٹیڑھے حرف لکھتے ہیں لیکن آخرکار مشق کرتے کرتے خود ہی صاف اور سیدھے حروف پڑنے لگ جاتے ہیں اسیطرح ان کو بھی مشق کرنی چاہئے جب خدا تعالےٰ ان کی محنت کو دیکھیگا تو خود ان پر رحم کریگا اور لنھدینھم سبلنا جیسے اس کا وعدہ ہے خود ہی اپنی راہیں دکھلا دیگا اس کے یہی معنے ہیں کہ خدا خود رحم کرتا ہے۔ جیسے آگ پر پانی پڑ جاتا ہے تو آگ کا نام ونشان بھی نہیں رہتا اسی طرح اُس وقت نفس دب جاوے گا۔

**نفس کا ایک خاص جوش قابل اصلاح**

ابھی تک بہت سے آدمی جماعت میں ایسے ہیں کہ تھوڑی سی بات بھی خلاف نفس سن لیتے ہیں تو ان کو جوش آجاتا ہے حالانکہ ایسے تمام جوشوں کو فرو کرنا بہت ضروری ہے تاکہ حلم اور بردباری طبیعت میں پیدا ہو۔ دیکھا جاتا ہے کہ جب ایک ادنےٰ سی بات پر بحث شروع ہوتی ہے تو ایک دوسرے کو مغلوب کرنیکی فکر میں ہوتا ہے کہ کسیطرح میں فاتح ہو جاؤں ایسے موقعہ پر جوش نفس سے بچنا چاہئے اور رفع فساد

لئے اور لئے اور لئے باتون مین دیدہ دانستہ خود ذلت اختیار کر لینی چاہئے اس امر کی کوشش ہرگز نہ کرنی چاہئے کہ مقابلہ مین اپنے دوسرے بھائی کو ذلیل کیا جاوے خدا کا نام ستار ہے غفار ہے تم کو ان صفات سے موصوف ہونا چاہئے مدرسہ کی کتابون مین ایک کہانی پڑھا کرتے تھے کہ ایک بادشاہ تہا وہ قرآن لکھا کرتا تھا۔ حسب عادت وہ لکھہ رہا تہا کہ ایک ملان آیا اور اس کی لکھائی کو دیکھکر کہا کہ یہ لفظ تم نے غلط لکھا ہے بادشاہ کو یقیناً معلوم تھا کہ وہ لفظ درست ہے اور ملان غلطی کھا رہا ہے لیکن صرف اس کا دل رکھنے کے لئے بادشاہ نے اسی وقت اس لفظ کے گرد ایک حلقہ ڈال دیا کہ اسے پھر درست کر لین گے۔ جب وہ ملان چلا گیا تو لوگون نے وجہ پوچھی تو بادشاہ نے کہا اس ملان کی دلشکنی نہ کرنے کے لئے مین نے اصلاح کیا تہا ورنہ اصل لفظ درست ہے اب دیکھو اس نے بادشاہ ہو کر ایک غریب ملان کا دل نہ دکھانا چاہا۔ اپنے بھائی پر فتح پانے کا خیال رعونت کی ایک جڑ ہے اور بڑی بھاری مرض ہے کہ اپنے ایک بھائی کے عیب کے مشتہر کرنے کی ترغیب دلاتی ہے ایسے امور سے نفس خراب ہوتا ہے ان سے بچنا ایک جزو ایمانداری کی ہے تقویٰ والا آدمی آہستہ آہستہ فرشتون مین داخل ہو جاتا ہے اور اس مین سرکشی بالکل نہین رہتی تقوے کے ساتھ خدا کے وعدہ فضل اور بڑی برکات کے مشروط ہین تقویٰ والا دنیا کی سب بلاؤن سے بچایا جاتا ہے تقوی والے کا خدا پردہ پوش ہوتا ہے۔

یاد رکھو بیعت کا زبانی اقرار کچھہ شے نہین ہے اللہ تعالےٰ تزکیہ نفس چاہتا ہے جو رعونت۔ تکبر۔ ریاکاری سریع الغضبی لیکر آیا تہا اگر وہی اس مین رہی تو بتلاؤ کہ اس نے بیعت سے کیا حاصل کیا۔ اس لئے اپنے نفسون مین تبدیلی کرو اور اخلاق کا اعلیٰ نمونہ حاصل کرو اگر ایک گاؤن مین ایک ہی ہمارا مرید ہو لیکن اس کے اخلاق عادات اچھے ہون تو خواہ کیسی ہی دشمنی ہو رفتہ رفتہ سب خود بخود اس کے تابع ہو جاوین گے اور بجائے حقارت کے اس کی عظمت کرنے لگ جاوین گے چھوٹی چھوٹی باتون مین طول دینا اور بھائیون کو رنج پہونچانا بہت بری بات ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم متمم اخلاق کے ہوئے ہین اور اب اس وقت اللہ تعالےٰ آپ کے اخلاق کریمانہ کا آخری نمونہ دکھلانا چاہتا ہے اس لئے چاہئے کہ اخلاق مین خاص تبدیلی پیدا کرو کسیکو حقیر اور اس پر بدظنی کرنے والا خود اسی بات مین مبتلا ہو جاتا ہے جس سے دوسرے کو حقیر جانتا تھا پس جو لوگ اپنے بھائیون کو عیب لگاتے اور خود بڑے ہوتے ہین وہ بہت برے ہین +

بردباری اختیار کرو۔ بیویون سے عمدہ معاشرت کرو۔ ہمسایون سے نیک سلوک کرو ان باتون سے خدا راضی ہوتا ہے۔ فقط

خدا تعالیٰ اس مضمون کے پڑھنے والون کو اور نیز مجھے اس پر عملدرآمد کی توفیق عطا کرے (آمین)

## ۱۲ فروری ۱۹۰۴ء بوقت ظہر

### منکرین سے مقابلہ کے وقت ابتلا کا ہونا بھی ضروری ہے

مقدمات کے تذکرہ پر حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ انبیاء و رسل کے سوانح پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ درمیان مین ہمیشہ مکروہات آ جایا کرتے ہین طرح طرح کی ناکامیان پیش آتی ہین زلزلوا زلزالاً شدیدا سے معلوم ہوتا ہے کہ حد درجہ کی ناکامی کی صورتین پیدا ہو جاتی ہین لیکن یہ شکست اور ہزیمت نہین ہوا کرتی۔ ابتلا مین مامور کا صبر و استقلال اور جماعت کی استقامت اللہ تعالےٰ دیکھتا ہے وہ خود فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی لفظ کتب سنت اللہ پر دلالت کرتا ہے یعنی یہ خدا کی عادت ہے کہ وہ اپنے رسولون کو ضرور ہی غلبہ دیا کرتا ہے درمیانی دشواریان کچھہ شے نہین ہوتین اگرچہ وہ ضاقت علیہم الارض کا مصداق ہی کیون نہ ہون۔

### پنجاب مین جو خدمت گورنمنٹ کی ہم سے ہوئی ہے

اس کی کوئی نظیر نہین ہے جسمانی طور پر بھی دیکھہ لو کہ مایوسی کی حالتون مین ہمارے خاندان نے وقت پر امداد کی اور خود گورنمنٹ نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ ہمارا خاندان اول درجہ پر سرکار دولتمدار انگریزی کا خیرخواہ ہے ۱۸۵۷ء مین جبکہ کل رعیت سرکار انگریزی سے منحرف تھی اس وقت میرے والد غلام مرتضیٰ صاحب نے بڑی خیرخواہی اور ہمدردی سے سرکار کی مدد کی پھر اب روحانی طور پر بھی ہم سے کوئی دقیقہ خیرخواہی اور ہمدردی کا فروگذاشت نہین ہوا لاکھہا روپیہ صرف کر کے ہم نے جہاد کے خیالات کو لوگون کے دلون سے محو کرنے کی کوشش کی ہے اور نہ صرف ہندوستان مین بلکہ غیر ممالک مین بھی ہماری اس کوشش کے نمونہ موجود ہین۔ حتی کہ اسی لئے ہم کافر ٹھہرائے گئے کیا یہ تھوڑی سی بات ہے اگر انصاف اور غور ہو تو ہمارے سلسلہ پر کسی قسم کی بدظنی کرنا سچائی کا خون کرتا ہے ہماری اس خدمت کا سلسلہ چالیس پچاس برس سے برابر جاری ہے اور کسی قسم کا قصور مطلق نہین ہوا غور کرنی اور شے ہے مگر واقعات سے جو امر ثابت ہے وہ جہوٹ نہین ہو سکتا وہ حق ہے۔

## بوقت شب

محمد ابراہیم خان صاحب کراچی سے تشریف لائے ہوئے تھے آپ نے حضرت اقدس سے نیاز حاصل کیا اور دوران گفتگو مین حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک جامع تقریر فرمائی جو کہ ذیل مین درج کی جاتی ہے چونکہ خاکسار ایڈیٹر حسب منشا دیر سے پہونچا تہا اس لئے جہان سے سلسلہ تقریر کا قلمبند ہو سکا وہین سے شروع ہے روانی کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس دجالی زمانہ کے فتن کا تذکرہ فرما رہے تھے۔ (ایڈیٹر)

غلط اعتقادون کو جگہ دی گئی ہے۔ عیسائیون کو دیکھو کہ پہلے کیسے چپ چاپ تھے اگرچہ اپنے مذہب کی اشاعت کرتے تھے مگر مذہبی زہر پھیلانے مین جو حالت ان کی اب ہے وہ نہ تھی اور آج جیسے ایک دس سال پہلے تلاش کرو تو ایک سطر کتب بھی ان کی ایسی نہ ملین گی جو ہیبا اسلام مین یہان شائع ہوئی ہون لیکن اس وقت اگر ایسی کتابون کو جمع کیا جاوے تو ان کا ایک پہاڑ بنتا ہے اور بعض دفعہ ایک ہی بار لاکھہ لاکھہ کتب چھاپکر ان لوگون نے مفت شائع کی ہین۔ ایک عاجز انسان کو تو خدا بنایا ہے اور ایک ایسے نبی اور برگزیدہ رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کو گالیان دیتے ہین جو اس وقت مبعوث ہوا جب کہ دنیا نجاست اور فسق و فجور سے بھری ہوئی تھی اس نے آکر اپنے پاک اور روحانی تاثیرات سے اسے صاف کیا اور نئے سر سے ایک تازی اور نئی زندگی دنیا کو بخشی تو لا دیکھو اور غور کرو کہ اس سے پیشتر ایک لاکھہ کئی ہزار پیغمبر دنیا مین گزرے ہین لیکن اس قدر گالیان ان کو نہین دی جاتین اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ نصاریٰ کے اعتقادون کا تو یہ حال ہے اب عملی حالت کی طرف نظر کرو کہ کنجریون سے بدتر ہین عفت وغیرہ کا نام و نشان نہین۔ شراب پانی کی طرح پی جاتی ہے کھلی زناکاری کتون اور کتیون کی طرح ہو رہی ہے اگر کفارہ کے اثر کا پورا نقشہ دیکھنا ہو تو یورپ کے ملکون کی سیر کیجاوے اور دیکھا جاوے......... کہ کفارہ کی کیا کیا برکات

کا نیا حصہ اور اپنی وثلاثہ بنانیکی کوشش اگر روس کرے تو جرمنی اس معاملہ مین اس کو پوری مدد دیگا لیکن دار السلطنت روس مین اسپر علانیہ گفتگو ہو رہی ہے اور روسی بدل اس کے خواہان ہین
ہے کہ روس نے انگلستان کو مطلع کیا تہا کہ ۴۸ گھنٹہ کے اندر اپنی بے تعلقی کا اعلان کر دو۔ انگلستان نے مطلوبہ میعاد کے اندر ہی مطلوبہ اعلان کر دیا ہے روس فرنچ اخبارات کو لگاتار بطور رشوت روپیہ

## دارالامان کی خبریں

مقدمات ۲۲ تاریخ کو چیف کورٹ میں پیشی تھی ہماری طرف سے مسٹر آر ٹبل بیرسٹر نے وجوہات انتقال عدالت میں پیش کئے لیکن چیف کورٹ نے ان کو ناکافی جان کر درخواست کو نامنظور کیا ؛

۲۳ تاریخ کو مقدمہ شیخ یعقوب علی صاحب بنام کرم الدین و فقیر محمد ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم پیش ہوا فریقین کے وکلا کی بحث ہوئی اور ۲۷ تاریخ فروری مقرر کی گئی ؛

۲۴ فروری سنہ ۱۹۰۴ء کو مقدمہ مولوی کرم دین بنام حضرۃ اقدس ع و حکیم فضل دین صاحب پیش ہوا حضرۃ اقدس ع بوجہ علالت طبع بہ سرٹیفکیٹ سول سرجن ضلع گورداسپور تشریف نہ لے گئے خواجہ کمال الدین صاحب نے حکیم فضل دین صاحب کی جانب سے تقریر کا ایک حصہ آج ختم کیا۔ حضرت اقدس ع کی طرف سے مسٹر گارمن بیرسٹر ایٹ لا۔ لاہور سے آئے تھے ان کی تقریر اور نیز خواجہ صاحب کی تقریر کے لئے کل کا دن مقرر ہوا۔

حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کا تحریری بیان شامل ہونے کے لئے پیش عدالت ہوا۔ فریق ثانی نے عذر کیا آخر بیرسٹر صاحب کی تقریر پر عدالت نے اسے زیر غور رکھا ہے۔ ۲۵ فروری کو اول مقدمہ شیخ یعقوب علی صاحب تراب بنام مولوی کرم الدین وایڈیٹر سراج الاخبار پیش ہوا مولوی کرم الدین نے کہا کہ اس سے پیشتر جو تقریر ہوئی ہے وہ ایڈیٹر سراج الاخبار کی طرف سے تھی اپنی وکالت میں خود کرتا ہوں بحث کے بعد عدالت نے اجازت دی۔ تقریر ہوئی اور خواجہ کمال الدین صاحب نے استغاثہ کی طرف سے اس کا جواب دیا اور اسی میں ۴ بجگئے۔ عدالت نے تجویز کیا کہ ۲۶ تاریخ کو دوسرا مقدمہ رکھا جاوے۔ مگر ۲۷ کو عید ہونے کی وجہ سے ۲۹ تاریخ تجویز ہوئی ...... کہ بیرسٹر صاحب نے اٹھکر اپنی علالت طبع اور نیز ایک عمل جراحی کی ضرورت کو پیش کیا آخر کار ۸ مارچ کل مقدمات کے لئے قرار پائی ؛

## آرین اخبار اور جلسہ

قادیان کی آریہ سماج کا ارادہ ہے کہ ایک ہفتہ وار رسالہ یک پرچہ ہفتہ وار قادیان سے جاری کیا جاوے اس کا نوٹس یکم مارچ کو ہردوار کے گروکل جلسہ میں کثرت سے تقسیم ہوگا یکم اپریل کو قادیان آریہ سماج کا سالانہ جلسہ قادیان میں ہوگا اور غالبًا یکم مئی سے اس پرچہ کا اجرا ہوگا قادیانی احمدی اخباروں کو اس کے اجرا سے بہت خوشی ہے امید ہے احمدی اخبارات کے ذریعہ سے اس پرچہ کا وجود ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا

## عید الضحیٰ اور رؤیت چاند

قادیان میں مورخہ ۲۷ فروری سنہ ۱۹۰۴ کو عید ہوئی رؤیت چاند کی نسبت اختلاف تھا۔ کثیر گروہ اس طرف تھا کہ چاند ۱۹ فروری کو روز جمعہ دیکھا گیا اور صرف معدودے چند اشخاص کی گواہی تھی کہ ہم نے جمعرات کو ۱۸ فروری کو دیکھا ہے آخر اعلیحضرت امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام نے دو شہادتیں رؤیت چاند کی لیکر حکم صادر فرمایا کہ عید بروز شنبہ ہوگی۔ لاہور۔ امرتسر۔ وغیرہ بلاد اور نیز قادیان کے نواح میں یہ خبر جلد پہونچا دینی چاہیئے تاکہ جو لوگ شمولیت پسند کرتے ہیں وہ شامل ہو سکیں اور وہ یہ ہو کہ ہم یہاں ہفتہ کو عید کرلیں اور وہ اتوار کو اگر دونوں طرف سے محروم رہیں ؛ رؤیت پر یقین کے متعلق آپ نے فرمایا کہ مثبت کا اعتبار نفی کرنے والے سے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ وہ تو ایک علم پر بات کرتا ہے اختلاف امتی رحمۃ کے یہ معنے بھی ہیں کہ اس سے کسی کو فائدہ پہونچ رہتا ہے۔ اسلام کے کیسے صاف اور سیدھے اصول ہیں کہ جنتریوں وغیرہ پر مدار بالکل نہیں رکھا بلکہ رؤیت پر رکھا ہے ؛

## احمدی شعرا کی خدمت میں ضروری التماس

البدر میں مندرجہ تقریروں سے معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رض کی استقامت اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام بار بار بطور نمونہ جماعت کے لئے پیش کرتے ہیں اور واقعی ہیں یہ واقعہ ایک بڑی تاریخی یادگار دنیا کی ہے اور اس قابل ہے کہ بچے بچے کی زبان پر اس کا تذکرہ ہو اس خیال سے ...... میں اپنے احمدی بہادروں سے جو کہ شعر گوئی کے فن میں بزبان فارسی یا اردو یا پنجابی مہارت رکھتے ہیں ملتمس ہوں کہ ان میں سے ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ ان واقعات شہادت کو منظوم فرماویں اور اپنی اپنی نظم دفتر البدر میں قادیان ارسال کردیویں یہاں پر ہر ایک زبان کی نظم کا انتخاب کرکے جو نسی نظم علیحدہ علیحدہ زبانوں میں اپنی جگہ اکمل اور شستہ ہوگی اسے کتاب کی شکل میں چھاپا جاوے گا اور امید ہے کہ مقبولہ نظم کے مصنف کی کچھ مالی خدمت بھی کی جاوے گی ؛

(محمد افضل)

## افغانستان سے وحشتناک خبر

تا دل مرد خدا نامد بدرد
ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد

کابل میں جس خانہ جنگی کے آثار معتبر ذرائع اور نیز اخبارات سے نظر آرہے ہیں وہ موجودہ صورت سلطنت کے لئے بہت خطرناک معلوم ہوتے ہیں اور ان کی بنیاد اسطرح سے پڑی ہے کہ امیر عبد الرحمن خان مرحوم والی کابل کی ایک چاہتی بیوی جو کہ رئیس زادی تھی ہے بنام بی بی حلیمہ کسی خاندانی نزاع کی وجہ سے اپنے بیٹے عمرا جان کے نظر بند کی گئی ہے۔ امیر حبیب اللہ خان نے پہلا کام یہ کیا کہ سردار عمرا جان کے باڈی گارڈ کو اس سے علیحدہ کرکے ہر ایک کو اس کی رجمنٹ میں بھیجدیا ہے پھر اس کے بعد عمرا جان کو کابل کی گورنری سے شفاسی محمد سرور خان کے ذریعہ جو امیر کا افسر اور اس کے نہایت جان نثاروں میں سے ہے الگ کیا گیا۔ ان کارروائیوں نے کابل کی سرزمین میں ایک جوش پیدا کر دیا ہے اور اس جوش کے بڑھنے کے اور بھی اسباب پیدا ہو گئے ہیں کیونکہ بی بی حلیمہ نے اس رقم کے لینے سے انکار کر دیا ہے جو اس کے خانگی اخراجات کے لئے مقرر تھی اور ایک اور واقعہ بھی ایسا ہوا ہے جس سے امیر حبیب اللہ خان کا غصہ بھڑک اٹھا ہے اور معاملات زیادہ پیچیدہ ہوگئے ہیں وہ یہ ہے کہ عمرا جان نے داروغہ اسپان کو حکم دیا کہ اس کے والد امیر مرحوم کا سب سے عزیز گھوڑا لائے داروغہ نے اس حکم کی تعمیل نہ کی اب پراس سے ملاکر جواب طلب کیا گیا ہے اور ملازم مولانا اسقدر مارا کہ وہ مر گیا اس پر امیر نے عمرا جان اور اس کی والدہ بی بی حلیمہ کو اپنے اپنے مکانات میں نظر بند رہنے کا حکم دیا ہے اور اب وہ عملی طور پر شاہی قیدی ہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ امیر نے معدود بڑے ملاؤں کو کہا ہے کہ ان معاملات کا فیصلہ کریں اور اپنی خواہش ظاہر کی ...... ہے کہ کسیطرح صلح ہو جاوے مگر جہانتک ہمارا خیال ہے اس جھگڑے کا رفع ہونا اب مشکل نظر آتا ہے ممکن اور قرین قیاس ہے کہ شہزادہ عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کا خون اپنا انتقام کے لئے جوش میں آرہا ہو ؛

## درس قرآن سے نکات

الحمد للہ کہ جیسے ان دنوں میں موسم بہار آرہا ہے اور برودت کا دور ختم ہو رہا ہے۔ ایسے ہی خدا تعالیٰ کی فضل کی ہوا قادیان کے رہنے والوں کے قلب اور روح پر بہار کا رنگ چڑھانے کے لئے اسطرح آمادہ ہوئی ہے کہ درس قرآن جو کہ ایک عرصہ سے بوجہ علالت طبع حضرۃ حکیم الامت مولوی نور الدین صاحب التوا میں آگیا تھا اب پھر شروع ہو گیا ہے جس قسم کے علوم اور وعظ و پند کی تعلیم اس درس سے ہمیں حاصل ہوتی ہے خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس پر عملدرآمد کی توفیق عطا کرے۔

جب سے درس قرآن کا سلسلہ بند ہوا تھا اکثر احباب کے خط تقاضے سے بھرے ہوئے آئے تھے کہ درس قرآن ضرور درج ہوا کرے سو اب اگر خدا تعالیٰ نے اس عاجز کی دستگیری کی تو وہ تمام شکایات رفع ہو جاویں گی لیکن ایک درخواست میری ناظرین سے ضرور ہے کہ جس چشمۂ فیض یعنی حکیم نور الدین صاحب سے ان کے معرفت کے پیاسے دل سیراب ہوتے ہیں چاہئے کہ اس کے جاری رکھنے کے لئے ان کی صحت اور ترقی درجات و انعامات الٰہی کے لئے ضرور دعا کریں کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ آپ کی طبیعت اب بھی گاہے گاہے علیل ہو جاتی ہے۔

سردست درس قرآن کے نکات سے اس کا آغاز کیا جاتا ہے اور اس میں یہ امر انشاء اللہ ملحوظ رہیگا کہ جو جو باتیں تفسیر یا معانی کے متعلق اس سے پیشتر البدر میں زیر عنوان درس قرآن درج ہو چکے ہیں یا شیخ یعقوب علی صاحب کی مرتبہ تفسیر میں آ چکے ہیں وہ دوبارہ درج نہ ہوں اور درس قرآن پھر ابتدا یعنی سورہ فاتحہ سے شروع ہوا ہے خدا تعالیٰ ہمارے مخدوم حکیم صاحب کو تندرستی عطا فرما دے اور اس کے انعامات اور برکات آپ پر زیادہ ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

### سورہ فاتحہ

جس حال میں یہ سورہ شریف ایسی ضروری ہے کہ ۲۴ گھنٹوں میں مع نوافل کے ۶۰ بار یا اس سے زیادہ ۸۰ بار پڑھی جاتی ہے تو ہر ایک مومن کے لئے بہت ضروری ہے کہ اس کے معنے غور سے سمجھیں جاویں۔ ایک راستباز محب قرآن لکھتا ہے کہ میں نے اپنی عمر بھر میں جتنی بار سورہ فاتحہ پڑھی ہے ہر بار مجھ پر اس کے نئے معانی کھلتے رہیں۔ اب سوچ لو کہ جب ایکدن رات میں ۸۰ بار پڑھی جاوے تو عمر بھر میں اس نے کتنی دفعہ پڑھی ہو گی اور کس قدر معانی اس پر کھلیں ہوں گے پس اس پر غور اور توجہ کی بہت ضرورت ہے

**اسماء الٰہی پر نادان اعتراض کرتے ہیں**

اگر کوئی شخص اسلام میں کوئی ایسا اسم الٰہی بتلا وے جس سے ذات باری کی بے ادبی یا اس میں کمی یعنی نقص پایا جاوے تو وہ جھوٹا ہے اسلام میں کوئی نام ذاتی یا صفاتی اللہ تعالیٰ کا ایسا نہیں ہے۔ الحمد للہ پر میں نے بہت غور کی ہے اور کل مذاہب کا مقابلہ کر کے دیکھا ہے کہ کیا اس طرح کی صفت کسی دوسرے مذہب نے بھی خدا تعالیٰ کی کی ہے لیکن اس میں کوئی دوسرا مذہب **اسلام** سے نہیں ملتا۔ اور خود اہل اسلام میں سوائے سنیوں (فرقہ اہل سنت والجماعۃ) کے اور کوئی دوسرا فرقہ اس حقیقت کو پا نہیں سکتا عیسائیوں سے جب کبھی گفتگو کا موقعہ ہوا ہے اور تثلیث کی نسبت اُن سے پوچھا گیا تو آخر کار یہ جواب دیتے ہیں کہ دلیل کوئی نہیں اس وقت الحمد للہ میرے دل اور زبان سے نکلتا ہے کہ ہمارے پاک مذہب اسلام کا کوئی مسئلہ کسی قسم کا ایسا نہیں ہے کہ جس کے لئے ظاہر دلیل نہ ہو اور حق اور حکمت سے بھرا ہوا نہ ہو۔ ایسا ہی ایک بت پرست سے سوال کرو وہ بھی اس بات کا جواب دینے سے عاجز ہے کہ جس کے آگے تم فریاد کرتے ہو اور دعا کرتے ہو کیا وہ سنتا اور بینا اور شفا دہ ہے اس وقت بھی الحمد للہ نکلتا ہے کہ جس خدا کی ہم پرستش کرتے ہیں وہ کیسا قادر علیم اور حکیم ہے۔ ایک زانی بدکار کو بھی دیکھکر الحمد للہ یاد آتا ہے کہ اس مولا کریم نے کیسے کیسے پاکیزہ احکام ہمیں دئے ہیں کہ جن پر عملدرآمد کرنے سے ہم گندے اور خبیث امراض آتشک سوزاک وغیرہ وغیرہ سے محفوظ رہتے ہیں

**مذاہب باطلہ کا سہ حرفی رد**

قرآن شریف کا خاصہ ہے کہ ہر ایک باطل مذہب کا رد سہ حرفی لفظ سے کرتا ہے۔ ایک دفعہ ایک شیعہ کی اور میری بحث ہوئی میں نے کہا سورہ اذا جاء نصر اللہ تو آپ کے نزدیک محرف و مبدل نہیں ہے اس نے کہا نہیں تب اُسے کہا گیا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کہ تو نے دیکھے افواج لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہوتے دیکھ لیا۔ پس جس حالت میں آپ کے نزدیک سوائے ۳ اشخاص کے اور کوئی بھی مومن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا تو اسلام میں فوج در فوج کیسے داخل ہو گئے کیا وہ فوجیں مسلمانوں کی تھیں یا منافقوں کی اور اسطرح سے پھر یہ خدا کا کلام خلاف واقعہ اور جھوٹا ٹھہرتا ہے اس کا اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ فوج ایک ایسا لفظ ہے جس میں صرف تین حرف ہیں پھر یہ قصہ ایکدفعہ میں نے حضرۃ صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بیان کیا آپ نے فرمایا کہ ایکدفعہ میری بھی ایک شیعہ استاد سے بحث ہوئی میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو مجھ سورہ فاتحہ میں سے الحمد للہ بتلایا گیا اس کی تفہیم یہ تھی کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ رسالت ۲۳ سال میں جسقدر لوگ ایمان لائے وہ سوائے تین کے اہل شیعہ کے اعتقاد کے بموجب تو منافق تھے تو اسطرح گویا رسول صلعم کے گھر میں۔ اندر۔ باہر۔ مجلس۔ مسجد۔ بازار وغیرہ میں ہر جگہ آپکے گرد منافقین کا گروہ ہوا مقتدی بھی سب کے سب فاسق منافق ہوئے پس ایسی صورت میں الحمد للہ کہنے کا موقعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کب حاصل ہوا۔ پھر کیا آپ اسی بات پر خدا تعالیٰ کی حمد کیا کرتے کہتے کہ میرے ارد گرد اندر باہر نماز وغیرہ میں ہر جگہ بہت سے منافق اور فاسق ہیں اور میری کوششوں کا یہی نتیجہ ہے ایسی صورت میں تو چاہیئے تھا کہ قرآن شریف کی ابتدا **لاحول** سے ہوتی نہ کہ **حمد** سے۔ حمد میں بھی تین ہی حرف ہیں۔

**عالم**۔ وہ شئے جس کے ذریعے سے صانع کو شناخت کر سکیں۔

**مالک**۔ اس کے معنے عدالت کرنیوالے لوگ کیا کرتے ہیں یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ اگر خدا مدعی ہے اور مخلوق مدعا علیہ ہے تو عادل ایک تیسرا وجود چاہیئے اس لئے مالک کے معنے یہاں مملوک کی تربیت کرنیوالے کے ہیں۔ اگر وہ سزا دیتا ہے تو وہ پوشیدہ نہیں ہے اور نہ اس کے وجوہ پوشیدہ اور اگر انعام کرتا ہے تو وہ اور اس کے وجوہ بھی مخفی نہیں ہوتے غرض اس کی جزا و سزا مالکانہ حیثیت سے ہوتی ہے

**الدین**۔ جزا و سزا یہ ہر وقت دنیا میں جاری ہے نیک اپنی نیکی کا انعام اور بد اپنی بدی کی سزا برابر پا رہا ہے اور اسکا ثمرہ قیامت میں مترتب ہوگا۔

**مکہ کی طرف منہ کرنے کی وجہ**

ایک شخص نے اعتراض کیا کہ مکہ کی طرف منہ کس لئے کیا جاتا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ اس کی وجہ ایاک نعبد وایاک نستعین میں بتلائی ہے کہ یہ حکم

## جناب مولانا حکیم الامت مولوی نورالدین صاحب بھیروی اعلی اللہ مقامہ کی کتاب المسمی نورالدین بجواب ترک اسلام پر مولانا مولوی عبیداللہ صاحب بسمل احمدی امرتسری حال وارد قادیان کی فارسی نظم

خرد داده زان بنده را کبریا ۔ که تا سازد از نیک و بد را جدا
کند میل از دل سوے راستی ۔ بتابد رخ خویش از کاستی
منور کند جان خود از یقین ۔ شود رسته از بند دیو لعین
اگر خود نبیند از این منزلت ۔ ز ارباب حق میکند مسئلت
پسے ملت و مذہب و کیش و دین ۔ زند لاف در زیر چرخ برین
ولے زندگی دارد آن دین پاک ۔ که باشد ز روحانیت تابناک
ز روحانیت نیست گر بهره ور ۔ بود جسم بیجان مثل حجر
در آن کیش یک ذره بهبود نیست ۔ که راهش بدرگاه معبود نیست
به قومیکه نیکی پسندد خدا ۔ فرستد در آن قوم خود انبیاء
بدیشان بکلام کند از کرم ۔ بیاموزد از فضل علم و حکم
شود ختم چون دورهٔ انبیاء ۔ فرستد بتائید شان اولیا
بهر قرن از بهر تجدید دین ۔ فروزد چراغے ز حق الیقین
که تا خلق یابد ره اهتدا ۔ گر آید بسوئے رضائے خدا
ولے هر که را بهره نبود ز نور ۔ چو خفاش زان نور باشد نفور
پذیرد از آن طبع او انقباض ۔ ز بیهودگی میکند اعتراض
بدان سان که اکنون یکے تیره هوش ۔ بر آورده از خبث باطن خروش
ز نابخردی ترک اسلام گفت ۔ رخ خویش از دین و دانش نهفت
چو در دهر شد راز او آشکار ۔ به پیچید بر خود یکے نام دار
خطیبے که او مصقع منا است ۔ ادیبے که مصطلع ملت و دین است
محقق سمیدع باحکام نص ۔ در فن همیشه بشرح قصص
بعلم و ادب حیلے و بلیغ البیان ۔ بفضل و هنر شرح فصیح اللسان
ادیب است و سفیر و فصیح و جلیل ۔ لبیب است و نحریر و شیم نبیل
باخبار و آثار مدرس لفطن ۔ بعلم و عمل بهرزی اللقن
درخشنده نبراس حق نور دین ۔ ز فضل خدا حجتے بر زمین
قوی پایه شد علم زین لوذعی ۔ سنن تازه گردید زین المعی
بها و کیست در فقه تا طور شرع ۔ جز او کیست در دین رموز ورع
امام زمان را مهین مقتدی ۔ بافضال ایزد مهین مهتدی
باسخ بیان بلاغت کشود ۔ مرا و را طریق هدایت نمود
آهین قاطع بسوئش نوشت ۔ که تا پای خود پیچد از راه زشت
ایکه آریه گردیدهٔ ۔ جز از نیوگ و روگ چه دیدهٔ
توضع شماری نه خالق خدا ۔ از آن مانده از زهد این جدا
به دو ز خلاق ارواح نیست ۔ به یکبش ز خلاق انشاح نیست
هیولا و روح و خدا پیش تو ۔ قدیم اند افسوس بر کیش تو
بود ترک اسلام رد تا فتن ۔ ز درگاه خلاق سر و علن

چرا تافتی رخ ز رب غفور ۔ چه گشتت که گشتی ز غفران نفور
چرا گشتی بندهٔ حرص و آز ۔ فگندی چرا خویش را در گداز
دریغا که نفست ملامت نکرد ۔ ترا مطلع بر غرامت نکرد
شره چشم ادراک تو دوخت است ۔ ازان رخت انصاف تو سوخت است
بهش باش و فرزانگی پیشه کن ۔ ز روز پسین یکدره اندیشه کن
چرا خفت هوش و خرد سوختی ۔ که از بهر خود حسرت اندوختی
جنون بر دماغ تو پیچیده است ۔ ز سر عقل و هوش تو دزدیده است
بیا راستی پیشه کن حق شنو ۔ چه کوران ممان در ضلالت گرو
مسوزان تن نازنین را بنار ۔ مکن خانهٔ خود بئس القرار
تو احوال خود را دژم کرده ۔ بسے بر سر خود ستم کرده
ز قومیکه غیرت ندارد ز زن ۔ به بیهودگی لاف مردی مزن
ز نامردی اے مرد بوالفضول ۔ زنی طعنها بر رجال فحول
نترسیدی از کردگار غیور ۔ که از رحمتش گشته ناشکور
بیا خویشتن را بخسران ممان ۔ بیا یکرہے سوئے دار الامان
گرائی تو در حضرت قادیان ۔ نصیب از سعادت بری بیگمان
فرود آمد از چرخ بدر منیر ۔ نگردیده نست از و کوه مزیر
فرود آن بسطح زمین آفتاب ۔ تو بر دوخته دیدهٔ خود بخواب
مگر در دلت نور ادراک نیست ۔ و یا جانت از تیرگی پاک نیست
نه بیند اگر دیده ات نور بور ۔ بدانم که چشم تو دارد فتور
کسانیکه سویش نظر کرده اند ۔ چراغ کمالات بر کرده اند
ببین ز تعلیم آن مهربان ۔ ینابیع حکمت ز بهر دل روان
فروغیکه کرده تجلی بطور ۔ شده قادیان جلوه گاه ظهور
فلا تو زامت امام الهدی ۔ نه بدر الدجی بلکه شمس الضحی
سمی محمد مثیل مسیح ۔ دل آرا چو یوسف بوجه ملیح
گزین کردهٔ درگه کبریا ۔ بهین پیرهٔ حضرت مصطفے
عیان بر دلش گشته اسرار کن ۔ سبق خوانده در مکتب من لدن
بپائش جبین سوده صاحب دلان ۔ ببوسیده خاک رهش مقبلان
همان است این سرور اولیا ۔ که از وی خبر داده اند انبیاء
بهنگام رفتن رسول انام ۔ علیه الصلوٰة علیه السلام
باصحاب داد این نوید ۔ که آید پس از من مسیح سعید
چنین گفت آن اشرف انبیاء ۔ حبیب خدا سرور دوسرا
که گر علم و دین بر ثریا بود ۔ ز دست کسان دور و بالا بود
ز ابنای فارس بر آید یکے ۔ شود نائل آن رتبه را بیشکے
خوشا بخت و اقبال هندوستان ۔ که خورشید شد طالع از قادیان
کسانیکه بر دین ترسا ستند ۔ ز تیغ دعایش ترسا ستند
چو آتهم بقعر جهنم نشست ۔ چلیپا بدوش نصاری شکست
ندیدی تو اے مرد بوالفضول ۔ که در نصرت دین پاک رسول
باسلام چون شد الد الخصام ۔ چسان آمد از چرخ بر لیکھرام
چسان دهره دهرش از هم درید ۔ همه آریه قوم آهے کشید
عیان گشت در چشم گبر و یهود ۔ ز نور سا و بد پیروان هنود
که اسلام را دستگاهے تو نیست ۔ بدنیا همین مذهب ایزدیست

حق ست آنچه حق از پیشینه گفت ۔ حق حق پرستان نشاید نهفت
محال است سعدی که راه صفا ۔ توان رفت جز در پی مصطفے
کسانیکه زین راه برگشته اند ۔ برفتند بسیار و سرگشته اند

## خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونے والوں کی فہرست

| نمبر | نام | مقام | ضلع |
|---|---|---|---|
| ۱ | گل محمد صاحب | چھاؤنی بلگام کمپنی نمبر ۲ | |
| ۲ | نبی بخش صاحب | ترگڑہی | گوجرانوالہ |
| ۳ | عمردین صاحب | بنگہ | |
| ۴ | محمد سلیمان صاحب | کلاسر | کرنال کیتھل |
| ۵ | مہتاب بیگ صاحب | ڈسکہ | سیالکوٹ |
| ۶ | [illegible] بخش صاحب | وزیرآباد | |
| ۷ | عبدالحکیم صاحب | ملتان | |
| ۸ | محمد خان صاحب (سبنی مندرانی) | تونسہ | ڈیرہ غازیخان |
| ۹ | عثمان خان صاحب | | |
| ۱۰ | زوجہ عثمان خان صاحب | 〃 | |
| ۱۱ | مسماۃ بخت بنت عثمان خان | | |
| ۱۲ | الہ بخش خان صاحب | 〃 | |
| ۱۳ | زوجہ الہ بخش خان صاحب | 〃 | |
| ۱۴ | محمود صاحب | 〃 | |
| ۱۵ | محمد صاحب | 〃 | |
| ۱۶ | نورالدین صاحب | وزیرآباد | |
| ۱۷ | میان عقلو چوکیدار صاحب | مانگ | |
| ۱۸ | علی محمد صاحب | جموں | |
| ۱۹ | غلام حسین صاحب سابق مدرس | سرینگر | بازار نواب |
| ۲۰ | سٹیٹ برانچ سکول | | |
| ۲۱ | محمد بہاؤالدین خان | حیدرآباد دکن پل قدیم | |
| ۲۲ | محمد محسن صاحب | مکھم نور (ملک اودھ) | |
| ۲۳ | پیر برکت علی شاہ صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر | کتنہ | ہوشیار |
| ۲۴ | خواجہ الدین صاحب | کاٹھ گڑھ | |
| ۲۵ | مولا بخش صاحب | 〃 | |
| ۲۶ | بلند خان صاحب | 〃 | |
| ۲۷ | نبی بخش صاحب | | |
| ۲۸ | فیض بخش صاحب | 〃 | |
| ۲۹ | میران بخش صاحب | سیالکوٹ حال وزیرآباد | |
| ۳۰ | اہلیہ شیخ نعمت علی صاحب رجمنٹ نمبر ۳۰ کمپنی نمبر ۲ چھاؤنی راٹھی دورنڈا | | |